Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ALFAZL
RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	یکم جمادی الاول ۱۳۹۸ھ ۱۰ شہادت ۱۳۵۷ہش ۱۰ اپریل ۱۹۷۸ء	نمبر ۸۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا متقی کی علامت ہے

انفاق دو قسم کا ہوتا ہے

"متقی کی ایک اور علامت بیان فرمائی وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ یعنی جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے اور اس میں سب کے سب شریک ہیں کیونکہ عام طور پر یہ فطرتِ انسانی کا ایک تقاضا ہے کہ اگر کوئی سائل اس کے پاس آجاوے تو کچھ نہ کچھ اُسے ضرور دے دیتا ہے۔ گھر میں دس روٹیاں موجود ہوں اور کسی سائل نے آکر صدا کی تو ایک روٹی اس کو بھی دے دیگا۔ یہ امر زیرِ ہدایت نہیں ہے بلکہ فطرت کا ایک طبعی خاصہ ہے...

انفاق دو قسم کا ہوتا ہے ایک فطرتی، دوسرا زیرِ اثر نبوّت۔ فطرتی تو وہی ہے جیسا کہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے کہ تم میں سے کون ہے اگر کوئی قیدی یا بھوکا آدمی جو کئی روز سے بھوکا ہو یا ننگا ہو آکر سوال کرے اور تم اُسے کچھ نہ کچھ دے نہ دو۔ کیونکہ یہ امر فطرت میں داخل ہے.... مگر بموجب منشاء ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۳۱۸، صـ ۳۱۹)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کئی گنا بڑھ جاتا ہے

اس شخص پر رشک کرو جو خدا کی راہ میں اموال پیش کرتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

مثل الذین ینفقون ... ولا ھم یحزنون

(البقرہ: ۲۶۲)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے (اور) ہر بال میں سَو دانہ ہو اور جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم:۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا" (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اُسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ (دانائی) اور حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے (اور) لوگوں کو سکھاتا ہے۔

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ" (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی کیوں نہ استطاعت ہو۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبانوں کے آغاز کے بارہ میں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انقلاب آفرین نظریہ اور جدید تحقیق

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دسمبر ۱۸۹۵ء میں "منن الرحمٰن" تصنیف فرما کر انسان کی قوتِ تکلم اور زبانوں کے آغاز کے بارہ میں جو حیرت انگیز جدید نظریہ پیش فرمایا وہ علم اللسان کی دنیا میں ایک انقلاب آفرین حیثیت رکھتا ہے۔

اس زمانہ کے ماہرین علم لسان انسان کی قوتِ بیان اور آغاز زبان کے بارہ میں جو مختلف نظریات رکھتے تھے ان میں سے ایک بھی اس امکان پر بحث نہیں کرتا تھا کہ زبان ابتداءً براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو سکھائی گئی ہو۔ اسی طرح دنیا کی پہلی زبان یا پہلی چند زبانوں کی تعیین کے بارہ میں بھی اختلاف پایا جاتا تھا اور امہات الالسنہ کے طور پر جو تین قدیم زبانیں پیش کی جاتی تھیں وہ سنسکرت، یونانی اور لاطینی زبانیں تھیں بعض دوسرے نظریے بھی پیش کئے جاتے تھے لیکن کسی ایک نظریہ کی رُو سے بھی عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا امکان تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ کیونکہ اس امکان کی دنیا پر سنسکرت، یونانی اور لاطینی نے بڑی مضبوطی سے قدم جمائے ہوئے تھے۔

اس پس منظر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس راز سے مطلع فرمایا ہے کہ ابتداءً انسان کو تکلم خود خدا تعالیٰ نے سکھایا اور وہ پہلی زبان جو انسان کو سکھائی گئی وہ عربی زبان تھی۔ دنیا کی تمام دوسری زبانیں اسی الہامی زبان یعنی عربی سے ماخوذ اور اس کی تبدیل شدہ صورتیں ہیں۔ یہ ایک ایسا منفرد اور حیرت انگیز دعویٰ تھا کہ دنیا نے حیرت کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈالنے والا تھا۔

اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ اس دعویٰ کو ابھی ایک صدی پوری نہ ہوئی ہوگی کہ احرارِ یورپ کا مزاج اس پہلو سے بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف مائل ہونے لگے گا، نظریات اور آراء تبدیل کئے جائیں گے اور ہر نیا انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا دعویٰ کی تائید میں شہادت کی انگلی اُٹھائے ہوئے ہوگا۔

آج مغربی محققین کا یہ اقرار اہل اسلام خصوصاً احمدیوں کے لئے بہت ایمان افروز ہے کہ کوئی موجود طبعی محرک آغازِ تکلم اور آغازِ زبان کا موجب قرار نہیں دیا جا سکتا لہٰذا اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ تکلم اور زبان ابتداءً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی انسان کو سکھائے گئے ہوں۔

اسی طرح جدید تحقیق سے اہل علم کا اب اس بات پر متفق ہو جانا صداقتِ حضرت مسیح موعود اور صداقت اسلام کی ایک دلیل ہے کہ سنسکرت، یونانی یا لاطینی کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ امہات الالسنہ ہیں بہرحال درست نہیں۔ وہ زبان جس سے یہ تین اور دیگر بہت سی زبانیں پیدا ہوئیں یقیناً کوئی اور زبان تھی۔

اگرچہ ان محققین کے غور و فکر کا ہراول دستہ ابھی اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں وہ عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا مشاہدہ کر سکے تاہم نظر و فکر کا وہ سفر شروع ہو چکا ہے جو اس سمت میں جاری ہے جس سمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگلی اُٹھائی تھی۔ اب تک اس بارہ میں جتنی بھی جدید تحقیق ہوئی ہے بلاشبہ ان سب میں نمایاں اور منفرد مقام حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کی تحقیق کو حاصل ہے جنہوں نے ایک عمرِ حیات اس کھوج میں صرف کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں کس طرح سب زبانوں کا عربی مادہ سے ماخوذ ہونا معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی صبر و استقلال اور ہمت سے آپ کو چالیس سال تک محنتِ شاقہ کرنے کی جو توفیق عطا فرمائی اس کا پھل بھی اس قدر شیریں اور بکثرت ہے جتنی وہ محنت صبر آزما تھی۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت شیخ صاحب پینتالیس (۴۵) زبانوں پر اپنی تحقیق پایۂ تکمیل تک پہنچا چکے ہیں جن میں سے تیرہ (۱۳) زبانوں کے متعلق تحقیقی مواد شائع ہو چکا ہے اور بتیس (۳۲) مسودات ابھی اشاعت کے منتظر ہیں۔ اس وقت میرے سامنے "ریویو آف ریلیجنز" مارچ ۱۹۷۸ء میں شائع ہونے والی وہ تحقیق ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قدیم مصری زبان بھی عربی ہی کی پیداوار تھی۔ جس طرح الگ الگ اصولوں کے تحت منطقی اور حسابی طریق پر اپنے دعویٰ کو ثابت فرمایا ہے۔ کسی منصف مزاج کے لئے اس کی صحت میں شک کی گنجائش نہیں رہی۔ یہی طریق گزشتہ تمام زبانوں کے بارہ میں اسی محنت اور قاعدہ کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ کئی علمی حلقوں سے آپ کو عظیم الشان الفاظ میں دادِ تحسین بھی ملی خاص طور پر "پاکستان ٹائمز" لاہور نے آپ کی کتاب English traced to Arabic پر جو تحسین آمیز علمی تبصرہ کیا وہ آپ کی خدمات کے اعترافات میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اور جناب ڈاکٹر وحید قریشی کا یہ لکھنا کہ اب اس کتاب کی اشاعت کے بعد تو یہ بحث ہی ختم ہو جانی چاہئے کہ زبانوں کا آغاز کیسے ہوا؟ تبصرہ کے مضمون میں حرفِ آخر ہے۔

یہ مضمون بھی دیگر کتب کی طرح اس لائق ہے کہ احباب جماعت توجہ اور شوق سے اس کا مطالعہ کریں اور علمی حلقوں میں اس کی اشاعت کر کے اسلام اور احمدیت کی صداقت کے اس عظیم نشان کو متعارف کروانے کی توفیق پائیں۔

مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی اس محنتِ شاقہ اور عظیم خدمت سے کما حقہٗ استفادہ نہیں کیا گیا، ہر چند کہ حضرت شیخ صاحب کسی مالی اعانت کے محتاج نہیں اور بفضلہ تعالیٰ بذاتِ خود طباعت اور اشاعت کے تمام مصارف برداشت کر رہے ہیں لیکن کسی مصنف کی اس سے بڑھ کر حوصلہ شکنی اور کیا ہو سکتی ہے کہ محنتِ شاقہ کے بعد جب وہ اپنی بیش قیمت تحقیق کو شائع کرنے میں کامیاب ہو جائے تو بازارِ علم کے اس یوسف کا کوئی خریدار نہ نکلے۔ اب تک جو کتب طبع ہو سکی ہیں وہ کل تیار مسودوں میں سے محض چند ہیں۔ ان کی تعداد اشاعت بھی معمولی تھی لیکن باایں ہمہ ان کی فروخت میں جو دقت پیش آئی اور اہل علم و ذوق اور اہل ثروت کی طرف سے صرفِ نظر کا جو سلوک ہوا وہ یقیناً حوصلہ افزا نہ تھا۔ وہ اکثر مسودات جو ابھی تک فائلوں کے انبار میں دبے پڑے مطبع خانوں کی روشنائی کے منتظر ہیں کہ کب طباعت کا لبادہ اوڑھے منظر عام پر آئیں گے اور کب دنیا کے اہل علم و فضل کی توجہ کا مرکز بنیں گے۔ یہ وہ مسودات ہیں جو یقیناً فاضل محقق کے ذہن کو تفکرات کے ناخن سے کریدتے ہوں گے۔ یقیناً ان کا بغیر طباعت و اشاعت کے گوشۂ تنہائی میں پڑے رہنا ایک جماعتی، قومی اور مذہبی نقصان ہے۔ کیونکہ بلاشبہ ان میں سے ہر ایک اس مخصوص علمی میدان میں فتح اسلام کا ایک جھنڈا بلند کئے ہوئے ہے۔

ادارہ ریویو یقیناً ہمارے شکریہ کا مستحق ہے کہ پہلے کی طرح اب بھی اس کارِ خیر میں نمایاں حصہ لینے کی توفیق پا رہا ہے اور وقتاً فوقتاً ان قیمتی مضامین کو طبع کر کے ان کی حفاظت کا انتظام کر رہا ہے۔ لیکن جب تک دنیا کی تمام یونیورسٹیوں میں ان رسائل کے پہنچانے کا مناسب انتظام نہ کیا جائے اصل مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں محض رسالوں میں ان مضامین کی اشاعت جبکہ معیارِ طباعت اس سطح کا نہ ہو جس کی عموماً مغربی دنیا عادی ہے مسئلہ کا خاطر خواہ حل نہیں۔ انسب یہی ہے کہ یہ علمی جواہر پارے نہایت اعلیٰ، دیدہ زیب صورت میں، باقاعدہ کتب کی صورت میں طبع کروائے جائیں اور بکثرت ان کو دنیا کے علمی حلقوں تک پہنچانے کا کوئی باقاعدہ اور مستقل انتظام ہو۔

آخر پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے دلوں کو اس خدمت کی طرف مائل کرے جو کسی نہ کسی رنگ میں یہ خدمت بجا لانے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ ابنائے آدم سے اگر کوئی سوال کرنا پڑے تو سب سے بہتر یہ سوال ہے:۔

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

ضروری تصحیح

پرچہ الفضل مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۷۸ء جلد نمبر ۶۴/۲۸ نمبر ۷۲ میں جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے اس میں سورۃ الانبیاء آیت ۱۱ میں کتابت کی غلطی ہو گئی ہے۔ صحیح آیت یہ ہے:۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ کِتٰبًا

احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کے ہاتھوں کو خارش کی وجہ سے بہت تکلیف ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اس تکلیف دہ مرض سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد رفیق
کارکن دفتر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ عمل کی تبلیغی یادوں کے چراغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائشیا و مغربی افریقہ

(۵)

آگ کے حادثے سے معجزانہ حفاظت

منرودیا (لائبیریا) میں قیام کے دوران ۱۹۵۹ء میں میرے اہل و عیال بھی میرے ساتھ تھے۔ احمدیہ دارالتبلیغ اس وقت منرودیا کے رہائشی علاقہ میں لکڑی کی ایک وسیع دو منزلہ عمارت کے اوپر کے حصہ میں تھا۔ وہاں پر ایک رات میرے بچے میرے علم کے بغیر اپنے کمرے میں اپنی سکول یونیفارم رات گئے تک استری کرتے رہے چھوٹا لڑکا اپنے کپڑے استری کر کے سوگیا۔ مگر بڑا لڑکا بعمر ۱۴ سالہ الیکٹرک آئرن کا سوئچ آن کر کے قریب ہی فرش پر ایسا لیٹا کہ آنکھ لگ گئی۔ اور شاید اس کے پاؤں کی ٹھوکر سے الیکٹرک آئرن فرش پر گر گئی جس سے پہلے فرش پر بچھی ہوئی دری کا آتنا حصہ جلا۔ پھر لائینو اور پھر فرش کا موٹا تختہ جلتا رہا۔ حتی کہ آگ نیچے کے شہتیر تک پہنچ گئی۔

مسیح موعود اور جماعت کے طفیل بچاؤ

اس کمرے کے نیچے آتشبازی کی خاصی بڑی دوکان تھی جس کا سامان امریکہ سے درآمدہ اور سخت آتشگیر تھا۔ لائبیریا میں تہواروں اور بیاہ شادی کے موقعہ پر آتشبازی کا بہت رواج ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے ایسا خاص فضل و رحم فرمایا کہ آگ سلگتی تو رہی مگر نہ روشن ہوئی اور نہ ادھر اُدھر پھیلی۔ ظاہر ہے کہ اس دوکان کو آگ لگنے کی صورت میں ساری عمارت کے جلنے کے علاوہ اس کے نیچے اور اوپر مقیم بیس پچیس افراد کا بچنا بھی مشکل تھا۔ میرا یقین ہے کہ یہ بچاؤ صرف اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ ملحوظ خاطر تھا کہ ایک عیسائی افریقن کی وہ عمارت اس وقت اس کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کی مقدس جماعت کی تحویل میں تھی۔ اگر اس میں آگ بھڑک کر ہلاکت اور تباہی مچا دیتی تو شماتت اعدا کے علاوہ بہت بڑا مالی اور جانی نقصان ہوجاتا اور یہ گنہگار راقم الحروف اور اس کے اہل و عیال بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کمال رحم و کرم سے یوں اپنی معجز نمائی اور قدرت کا جلوہ دکھایا کہ ایک طرف آگ کو تختوں سے نچلے شہتیر کی اوٹ میں رکھ کر چھت کے نچلے حصہ تک جانے سے اس نے روکے رکھا۔ اور دوسری طرف کوئی ڈیڑھ دو بجے شب یعنی آگ شروع ہونے سے اڑھائی گھنٹے بعد ایک دوسرے کمرے میں اس خاکسار راقم اور خطاکار بندے کو اچانک جگا کر یہ احساس دلایا کہ کہیں کوئی کپڑا یا چیز جل رہی ہے۔

خاکسار جلدی سے اٹھ کر پہلے اپنی بیوی کے کمرے میں گیا انہیں چھوٹے بچوں کے ساتھ محوِ خواب پا کر بڑے بچوں کے کمرے کی طرف گیا۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ الیکٹرک آئرن کی تار سوئچ میں لگی ہوئی ہے۔ بلب جل رہا ہے۔ اور الیکٹرک آئرن کے چاروں طرف آگ کی سرخی نظر آرہی ہے۔ اور کچھ دھواں بھی نکل رہا ہے۔ اور لڑکا پاس ہی فرش پر گہری نیند سو رہا ہے۔ میں نے فوراً پہلے سوئچ آف کیا۔ پھر چھت کے اندر دھنسی ہوئی الیکٹرک آئرن کو سیدھا کیا تو دیکھا کہ اس کا نچلا حصہ سرخ ہے اور جہاں پر وہ گری ہوئی تھی وہاں اسی سائز کا ڈیڑھ انچ گہرا گڑھا سا پڑ گیا ہے۔ جس میں ہر طرف سے آگ سلگ رہی ہے۔ میں نے اسی وقت ایسی آہستگی اور احتیاط سے وہ آگ ختم کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی چنگاری نیچے آتشیں کھیلوں کے سامان تک پہنچنے نہ پائی۔

اللہ تعالیٰ کا شکر

اس کے بعد بچوں اور بیوی کو جگا کر سارا ماجرا سنایا اور بتایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص غیبی ہاتھ نہ ہوتا تو کیا سے کیا ہوجانے والا تھا۔ پھر ہم دونوں میاں بیوی نے بعد عجز اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر اس کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اور جماعتی وقار و حفاظت کی خاطر ہم عاجز و عاصی بندوں کی جان بخشی اور پردہ پوشی فرمائی اور جماعت کو اتنے بڑے نقصان اور شماتت اعدا سے محفوظ رکھا الحمد للہ۔ اگلے روز پھر ہم نے ایک احمدی کارپینٹر کے ذریعہ بڑی احتیاط سے چھت کا وہ حصہ اچھی طرح مرمت کرا دیا اور اس واقعہ کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

بیمار بچی کو جماعت کی برکت سے شفا

جزائر فیجی میں ۱۹۷۱ء میں ایک شب تقریباً ایک بجے اچانک ہمارے احمدیہ دارالتبلیغ سوا Suva کے صحن میں ایک کار آکھڑی ہوئی جس میں ایک سات آٹھ ماہ کے بچہ کے رونے کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے کھڑکی کھول کر معلوم کیا تو مجھے ایک اجنبی نوجوان جوڑا رام پرکاش اور زینت النساء نامی میاں بیوی اپنی بیمار بچی کو دم کرانے کے لئے آئے ہیں۔ فیجی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایسی شادیاں گزشتہ صدی سے ہورہی ہیں۔ گو اب ہماری جماعت کے اثر اور تبلیغ سے یہ سلسلہ خدا کے فضل سے کم ہو رہا ہے۔

دونوں میاں بیوی نے پھر اندر آکر بتایا کہ یہ بچی دو روز سے متواتر رو رہی ہے اور رات کو بھی نہیں سوتی سوائے اس کے کہ اسے نیند کی کوئی دوائی پلائی جائے لیکن تھوڑی دیر سو کر پھر ڈرتی ہوئی اور کانپتی ہوئی اٹھتی اور رونے لگ جاتی ہے۔ ڈاکٹر بھی معلوم نہیں کر سکے کہ اسے کیا تکلیف ہے شاید کسی کا سایہ پڑ گیا ہے۔ ایک خالی بوتل بھی میرے سامنے رکھ دی کہ پانی دم کر کے اس میں ڈال دیں۔ اس دوران وہ بچی زور زور سے روئے جارہی تھی۔ میرے لئے اس نوعیت کا بھی یہ پہلا واقعہ تھا۔ میں نے پانی وغیرہ پر دم کبھی نہیں کیا تھا۔ اس لئے مجھے کچھ گھبراہٹ ہوئی کہ کیا کروں۔ پھر میں نے کرب سے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا یہ لوگ تیرے اس گنہگار بندے کے پاس نہیں آئے بلکہ تیرے مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مشن اور تیرے پیارے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں شفا کی امید لے کر آئے ہیں تو انہیں ناکام نہ لوٹائیو اور اس ننھی سی بچی کو اپنے فضل سے اور اپنے پیاروں کے صدقے شفا عطا فرمادے۔

پھر میں نے روتی ہوئی بچی کو اپنی گود میں لے کر توجہ سے سورۃ فاتحہ پڑھ کر بچی پر پھونکنا شروع کیا۔ چند منٹوں میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی خاموش ہوگئی۔ اور والدین کے چہرے خوشی سے مسکرانے لگے۔ اس کے بعد میں نے دونوں کی شادی کا حال پوچھا تو جوان کہنے لگا صرف میرا نام ہندوانہ ہے ورنہ میں اسلام کو سچا سمجھتا ہوں اور اسلامی طریق پر اس سے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔ مگر اپنے والدین سے ڈرتا ہوں ظاہر نہیں کر سکتا۔

پندرہ بیس منٹ میں نے انہیں تبلیغ کی جس کے دوران بچی میری گود میں سوگئی۔ اس کی ماں جس کی آنکھیں پہلے غم سے نمناک تھیں۔ اب خوشی کے آنسو بہانے لگیں۔ اور پھر وہ خوشی خوشی بچی کو لے کر لوٹ گئے۔

اس کے چند دن بعد عید الاضحی تھی عید کے موقعہ پر اس بچی کے ماں باپ اپنی رسم کے طور پر عید کے تحائف پھل وغیرہ لے کر آئے۔ بچی بھی ساتھ تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس روز سے بچی بالکل ٹھیک ہے۔ کوئی سایہ وغیرہ نہیں۔ پھر میں نے انہیں تبلیغ اسلام اور نصیحت کی کہ پوری طرح مسلمان ہو کر نکاح کرلیں۔

تیسری مرتبہ وہ لڑکی اپنی بوڑھی والدہ کو بھی ساتھ لے کر آئی اور پھر آہستہ آہستہ ہمارے ساتھ مسجد میں وہ لوگ نماز ادا کرنے لگے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ کسی اور جزیرہ میں تبدیل ہوگئے ہیں۔ اور علم نہ ہو سکا کہ کہاں گئے ہیں۔

پیراماؤنٹ چیف وانڈی کالون کی جماعت میں شمولیت

سیرالیون کی ایک ریاست ڈارو DARU نامی کے موجودہ نواب ہمارے عزیز بھائی جناب وانڈی کالون Vandi Kallon نہایت مخلص مستقل مزاج اور ایک قابلِ رشک احمدی ہیں۔ مبلغین کرام اور نظام جماعت کے ساتھ ان کا تعاون اور محبت خدا کے فضل سے جماعت سیرالیون کے بعض سابقون کے لئے بھی قابلِ تقلید ہے۔ یہ مخلص بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ الہام يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِم مِنَ السَّمَاءِ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ عنقریب ایسے لوگ تیری جماعت میں داخل ہو کر تیرے مشن کو پھیلانے میں تیری مدد کریں گے۔ جو آسمان سے ہماری طرف سے وحی و الہام یا رویا کے ذریعہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

انہیں خاص دعا کی تحریک

جناب نواب وانڈی کالون سے خاکسار ۱۹۶۲ء میں متعارف ہوا جبکہ وہ ابھی نوجوان تھے۔ اور سیرالیون کے مینڈے E NOE

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقہ کے ضلع کینیما (KENEMA) کی کسی ریاست میں ایک معمولی حیثیت کلرک تھے کینیما میں قیام کے دوران خاکسار کو انہیں ایک دو مرتبہ تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ لیکن اس زمانہ میں وہ ہمارے خلاف کچھ تعصب کا شکار ہو جانے کی وجہ سے حقائق کو تسلیم کرنے سے اکثر گریز کر جاتے۔ تاہم خاکسار وقتاً فوقتاً انہیں اپنا لٹریچر بھیجتا رہا۔ اور وقفہ وقفہ بعد جب بھی ان سے ملاقات ہو جاتی۔ انہیں سمجھایا جاتا رہا۔ کہ وہ احمدیت کے عقائد پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور اپنی ہدایت و راہ نمائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر متواتر دعائیں کرتے رہیں۔

رؤیا کے ذریعہ جماعت میں شمولیت

اس کے بعد دن مہینے اور سال گزرتے گئے۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۸ء میں ایک روز جبکہ "بو" احمدیہ مرکز میں خاکسار بعض خطوط ٹائپ کر رہا تھا۔ بچے باہر میدان میں کھیل رہے تھے کہ اچانک میرا سات آٹھ سالہ بچہ عزیز طاہر احمد بھاگتا ہوا میرے کمرے میں آ کر کہنے لگا۔

"ابا جان باہر ایک اونچا لمبا دیو ہیکل افریقن آ گیا ہے جو ہمارے ساتھ فٹ بال کھیل رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں نے تمہارے ابا جان سے ملنا ہے۔ کیا میں اسے اندر بلا لوں۔"

اس پر میں جلدی سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ہمارے عزیز بھائی وانڈی کالون صاحب کھڑے ہیں۔ ہم نے بڑی گرم جوشی سے باہم معانقہ کیا۔ اور پھر حال پرسی اور مناسب خاطر داری کے بعد میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیسے تشریف لائے ہیں۔ وہ بذریعہ لاری تقریباً ۵۰ میل دور دڑا روسے تشریف لائے تھے۔ میرے اس سوال پر ان کے چہرہ پر مسرت اور مسکراہٹیں کھیلنے لگیں۔ اور وہ اپنی کرسی اٹھا کر میرے بہت ہی قریب آ گئے۔ پھر بڑے مسرت آمیز سرگوشی کے انداز میں کہنے لگے کہ آج میں آپ کے روحانی خاندان (جماعت) میں باقاعدہ شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آپ کو مبارک ہو کہ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سچائی کی طرف میری راہنمائی کر دی ہے۔ چنانچہ دو روز ہوئے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ "مجھ پر حق واضح ہو چکا ہے۔ اور احمدیت کی سچائی کے متعلق اب مجھے کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اس لئے میری بیعت لے کر منظوری کے لئے حضور کی خدمت میں بھجوا دیں۔ پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل میں ایسی سکینت اور اطمینان محسوس کیا کہ میں وہ خوش آئند کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔"

پھر کہنے لگے

"تو میرا یہ خواب میری متواتر دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر ایک خاص رحمت اور احسان ہے اس لئے میں اس خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ کے پاس فوراً حاضر ہو گیا ہوں۔"

اس کے بعد انہوں نے کچھ مدت میرے پاس قیام کیا۔ جس کے دوران انہیں جملہ جماعتی مسائل اور نظام جماعت کی اہمیت اور دیگر ضروری امور ذہن نشین کرائے گئے۔ اور پھر بیعت فارم ان سے پُر کرا کے حضور (رحمہ اللہ) کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا۔ چنانچہ حضور (رحمہ اللہ) نے ان کی بیعت قبول کر کے ان کے لئے دعا فرمائی۔

ظاہر ہے کہ انہیں لمبا عرصہ تبلیغ کی گئی اور میری بڑی خواہش رہی کہ کسی طرح وہ جلد از جلد احمدی ہو جائیں۔ مگر کئی سال گزرنے پر بھی مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ سچ ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ
اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

خواہ ہم کسی انسان کی ہدایت کے کتنے ہی شائق ہوں۔ اور ان کی تسلی کے لئے خواہ کتنی ہی کوشش کریں۔ جب تک اذن الٰہی اور منشائے خداوندی نہ ہو کوئی شخص ہدایت نہیں پا سکتا

حضرت مصلح موعودؓ کی دعا سے حکمران بنے

تاریخی طور پر ایک خصوصیت جناب نواب وانڈی کالون صاحب کو یہ حاصل ہے۔ کہ وہ بھی سیرالیون کے ان ریاستی نوابوں میں شامل ہیں۔ جن کو اپنی ریاست کی سربراہی کے انتخاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کامیاب فرمایا۔ جب کچھ جماعت میں شمولیت کے بعد جب ان کی آبائی ریاست "ڈاروُ" کے سابق حکمران کی وفات ہو گئی تو دیگر امیدواروں کی طرح وہ بھی اپنا خاندانی حق لینے کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہوئے اور میری تحریک پر انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اپنی کامیابی کے لئے دعا کی بار بار درخواست کی۔ میں نے بھی حضور کو عرض کیا اور پھر الحمد للہ کہ مخالف حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیاب کیا۔ اور ریاست کے حکمران تسلیم کر لئے گئے۔

قرآن کریم کا مینڈے میں ترجمہ کیا

آج کل ہمارے یہ حبیب بھائی خدا کے فضل سے سیرالیون کے چوٹی کے مخلص احمدی سربراہان سیرالیون میں سے ہیں جماعت کے اہم ستونوں میں سے گنے جاتے ہیں اور جماعتی کاموں میں بڑے خلوص اور لگن سے حصہ لیتے ہیں۔ اور ایک اہم جماعتی کارنامہ ان کا یہ ہے کہ وہ سیرالیون کی مینڈے زبان میں (MENDE) قرآن کریم کا مکمل ترجمہ کر چکے ہیں جس کا ایک حصہ چھپ بھی چکا ہے۔ اور باقی زیر طبع ہے۔ اور آج کل مختصر تفسیری نوٹ انگریزی تفسیر القرآن سے مینڈے زبان میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت بہت خدمت دین کی توفیق دے۔ ایمان و اخلاص میں ترقی اور صحت اور عمر میں برکت دے۔ آمین

ایک غلطی کی تصحیح

الفضل مورخہ ۳ اپریل میں "میدان عمل کی تبلیغی یادوں کے چراغ" کے زیر عنوان حصہ کے آخری کالم میں کتابت کی غلطی سے یہ چھپ گیا ہے کہ ہائی کورٹ نے ۱/۲ ۳ صد پونڈ جرمانہ کر کے تین ماہ تک ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جماعت کی عمارتیں seal کرنے کا فیصلہ سنایا۔

صحیح صورت دراصل یہ ہے کہ اس متعصب عیسائی جسٹس نے یہ جرمانہ تین روز کے اندر ادا نہ کرنے کی صورت میں تمام عمارتیں معہ سامان seal کر دی جانے کا فیصلہ صادر کیا تھا۔ چنانچہ چوتھے روز صبح نو بجے پولیس نے ہم پانچ مبلغین اور مشن کے سارے سٹاف کو باہر نکال کر ہمارے مکانات seal کر دیئے۔ اور ہمیں مسجد میں پناہ لینی پڑی۔ تاہم پانچویں روز آنریبل گامانگا مرحوم اور ایک دو اور مخیر احمدی احباب نے یہ جرمانہ کی رقم ادا کر دی تھی۔ ورنہ عیسائیوں نے تو مشن کی سب جائداد قرقی کرنے کی ٹھانی ہوئی تھی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ منصوبہ خاک میں ملا دیا۔

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کا انعام ــــ ہدایت اور بشارت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (سورہ نمل ع ۱)

ترجمہ۔ طاہر اور سمیع خدا اس سورۃ کا اتارنے والا ہے۔ یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیات ہیں جو ایسے مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ سب بھائی بہنوں کو ان بشارات ربانی کا حقیقی رنگ میں وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس انعام کے حصول کے لئے جن اعمال حسنہ یعنی صلوٰۃ و زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد صادر ہوا ہے کے بجا لانے کی کماحقہ طاقت بخشے آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری گزارش

قائدین کرام۔ ناظمین اطفال و سیکرٹریان وقف جدید کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ کرم وقف جدید کے سال نو ۱۹۷۸ء کے وعدہ جات کی مکمل فہرستیں تیار فرما کر جلد از جلد مرکز میں ارسال فرما دیں۔ فہرستوں کی تیاری کے وقت اس امر کے لئے خصوصی کوشش کی جائے کہ آپ کی مجلس کا ایک بچہ اور بچی بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیز نعیم الرحمٰن طارق حال دفتر واپڈا کراچی کو ۳۰ مارچ ۱۹۷۸ء کو شادی کے عرصہ دس سال بعد پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ جو کہ مکرم مرزا فسیح دین صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ نوازش بچے کا نام شرف الرحمٰن تجویز فرمایا ہے۔ عزیز کی درازی عمر والدین کے لئے قرۃ العین بننے اور نیک قسمت اور خادم دین بننے کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن انور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت کی مختصر رُوداد

مقبرہ بہشتی کے متعلق بعض قواعد پر نظرِ ثانی اور سفارشات

(گزشتہ سے پیوستہ)

آخری اجلاس کی بقیہ کارروائی

محترم کیپٹن افتخار حسین صاحب صدر سب کمیٹی نے بتایا کہ ۱۳۴۸ھش مطابق ۱۹۶۹ء کی مجلس شوریٰ میں یہ قاعدہ تجویز کیا گیا تھا کہ:-

"صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۱۴۶ مورخہ ۱۲/۲/۴۸ کی رُو سے ہر موصی کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا کہ تدفین سے پہلے اس کی کل وصیت (حصہ ترکہ وغیرہ) ادا ہو جائے۔ اس فیصلہ سے جائیداد کے موصیوں کو کچھ پریشانی ہے اس لئے جائیداد کے سلسلہ میں تجویز پیش ہے کہ:-

شق نمبر ۱: ہر موصی کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی موجودہ جائیداد کی قیمت حسب قاعدہ نمبر ۲۲۹ لگوا کر یکمشت یا با اقساط ادائیگی کی سہولت حاصل کرے اور یہ بھی تحریر کرے کہ جس وقت یہ قیمت لگوائی جائے موصی اس کی قیمت کا حصہ وصیت سو مہینے میں حسب حالات ماہانہ یا ششماہی اقساط میں ادا کرے گا۔ یہ تحریر وصیت کا جزو شمار ہوگی۔

شق نمبر ۲: اگر مذکورہ تحریر کے بعد موصی کو مزید جائیداد حاصل ہو تو مناسب ہوگا کہ موصی اسے بھی مندرجہ بالا تحریر میں شامل کرے تاکہ بوقت وفات اس نئی جائیداد کے حصہ کی ادائیگی میں مشکل پیدا نہ ہو اور وصیت کی غرض و غایت بااحسن پوری ہو سکے۔

شق نمبر ۳: اقساط کی ادائیگی میں موصی کی طرف سے بے قاعدگی یا کوتاہی کی صورت میں مجلس کارپرداز کو اختیار ہوگا کہ اس سہولت کو واپس لے لے۔"

بحوالہ رسالہ الوصیت مطبوعہ ۱۹۶۲ء صفحہ ۴۶ شق نمبر ۵ ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء:

"اگر مذکورہ ریزولیوشن نمبر ۴ میں بھی دقت ہو تو جس قدر جائیداد کی وصیت یا ہبہ کرنا چاہے اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے یا اس کو فروخت کر کے قیمت مقرر کردہ یا زرِ ثمن کو مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے حوالے کریں لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔"

بدلے ہوئے حالات کے مطابق سب کمیٹی شوریٰ نے اس قاعدہ کی بجائے مندرجہ ذیل قاعدہ تجویز کیا:-

"عام حالات میں وصیت کا نفاذ بعد وفات موصی ہوتا ہے اور ترکہ کی صورت میں ہی وصول ہوتی ہے لیکن جائیداد کے حصہ کی قبل از تدفین فوری ادائیگی مشکل ہوتی ہے اس لئے قاعدہ بنایا گیا ہے کہ جائیداد والے احباب سہولت کے لئے یہ صورت اختیار کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی جائیداد کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا آٹھ سال چار ماہ (سو مہینوں) میں با اقساط ادا کر سکتے ہیں۔ مناسب حالات میں موصی کی درخواست پر یہ مدت بڑھائی بھی جا سکتی ہے۔

اس صورت میں جس جائیداد کی تشخیص کے بعد حصہ جائیداد ادا ہو جائے اس کی قیمت خواہ بڑھ بھی جائے موصی سے مشخصہ قیمت کا ہی حصہ لیا جائے گا۔ ہاں اگر کوئی موصی تشخیص کے بعد یکمشت ادائیگی کرے اور نہ باقاعدہ اقساط ادا کرے تو مجلس کارپرداز اس رعایت کو واپس لے سکتی ہے۔

اس رعایت سے فائدہ اٹھانے والے موصی اگر بعد میں نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔

(مطابق الوصیت اجلاس اوّل ریزولیوشن شق نمبر ۵)

اس مشخصہ جائیداد کو اگر کوئی موصی بعد میں فروخت یا منتقل کر دے تو بھی اس کیلئے حسب تشخیص اس کا حصہ جائیداد مدتِ مقررہ میں ادا کرنا لازمی ہوگا۔

جو موصی اپنی زندگی میں جائیداد تشخیص کرائے اس کیلئے ضروری ہوگا کہ ساری جائیداد کی تشخیص کرا کے حصہ جائیداد معین کروائے جزوی طور پر ایسا نہیں ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل نمائندگان نے اس تجویز کے متعلق اظہارِ خیال فرمایا۔

۱- شیخ محمود الحسن صاحب لاہور
۲- افضل منیر صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۳- مولوی عبد الکریم صاحب لنڈی
۴- مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔

آراء طلب کرنے پر نمائندگانِ مجلس شوریٰ نے بالاتفاق اس تجویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی اور حضور ایدہ اللہ نے اس سفارش کو منظور فرما لیا۔

قاعدہ نمبر ۳۸۲

اس کے بعد محترم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب صدر سب کمیٹی نے فرمایا کہ سب کمیٹی شوریٰ یہ تجویز کرتی ہے کہ موجودہ قاعدہ نمبر ۳۸۲ کا مفہوم مجوزہ قواعد میں آ گیا ہے اس لئے اس قاعدہ کو جاری رکھنے کی ضرورت نہیں اسے حذف کر دیا جائے۔ قاعدہ ۳۸۲ کی عبارت یہ تھی:-

"صرف وہی وصیت جائز سمجھی جائے گی جو زمانہ قائمی ہوش و حواس میں کی جائے۔ اسی طرح مرض الموت کی وصیت عام حالات میں قابلِ منظوری نہ ہوگی۔ ہاں اگر کوئی اَن پڑھ عورت جو تعلیم یافتہ یا ملازمت پیشہ نہ ہو اپنے ورثاء سے زندگی میں وصیت کروانے کی زبردست خواہش کرتی رہی ہو مگر ورثاء کی غفلت کے باعث اس کی وصیت نہ ہو سکی ہو اس کا معاملہ مجلس کارپرداز میں بایں شرائط زیرِ غور آ سکتا ہے:-

۱- اس میں وصیت کی جملہ شرائط متحقق ہوں۔ متقیہ ہو محرمات سے پرہیز کرتی ہو شرک اور بدعت کا کام نہ کرتی ہو۔ سچی اور صاف مسلمان ہو۔ پابندِ احکامِ اسلام ہو۔ تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والی ہو۔ حق العباد غصب کرنے والی نہ ہو۔ سچی اور مخلص احمدی ہو۔

۲- مجلس پوری چھان بین کر کے اس کی وصیت کے بارہ میں چھ ماہ کے اندر اندر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کے لئے سفارش کر سکے گی۔

۳- ایسی خاتون کو وفات کے فوراً بعد امانتاً دفن کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر چھ ماہ کے عرصہ میں اس کی وصیت منظور ہو گئی تو حصہ جائیداد ادا ہونے پر اُسے موصیہ قرار دے کر بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے گا۔"

حضور ایدہ اللہ نے سب کمیٹی کی تجویز کو منظور فرما لیا اور فیصلہ فرمایا کہ قاعدہ نمبر ۳۸۲ حذف کر دیا جائے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

دعائے مغفرت

مکرم ضیاء الحق صاحب بٹ سابق درویش قادیان جو کہ مکرم سعید افضال صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ خیرپور میرس کے بہنوئی تھے بتاریخ ۹/۳/۷۸ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو کمسن بچیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد سلیم مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب درویش مورخہ ۲۸/۳ ساڑھے چار بجے شام وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

چوہدری صاحب موصوف کا آبائی گاؤں ڈیری والا ضلع گورداسپور تھا اور بطور پٹواری مال کام کرتے تھے تقسیم ملک کے وقت اپنے آپ کو مستقل طور پر بطور درویش پیش کر دیا۔ درویشی کے ابتدائی زمانہ کے مصائب و آلام کا بڑے صبر و استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اور نہایت اخلاص و وفاشعاری کے ساتھ وقت گذارا جب حالات معمول پر آگئے تو انہوں نے کاروبار کی بھی صورت پیدا کرلی۔

بلحاظ پٹواری ہونے کے محکمہ مال کے ضابطہ سے خاصی واقفیت رکھتے تھے اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اسی نوع سے متعلق معاملات میں ان کی رائے صائب ہوتی تھی اور اس سلسلہ میں جو بھی کام ان کے سپرد کیا جاتا اسے نہایت توجہ اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے اور ایسی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھتے۔ اسی جذبہ کے تحت انہوں نے اپنے ایک گریجوایٹ بیٹے عزیز الرحمٰن کو خدمت سلسلہ کے لئے پیش کر دیا جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں اپنے آخری مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔

چوہدری محمد طفیل صاحب مخلص، نیک، پابند، صوم وصلوٰۃ اور دعاگو درویش تھے مرکزی تحریکات، چندہ میں انشراح صدر کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کا چندہ جات کے وعدوں اور ادائیگی میں اپنے دوست مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آڑھتی مرحوم سے مقابلہ رہتا تھا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے ان کی اچانک وفات کا ان کی طبیعت پر بڑا گہرا اثر تھا۔

اپنے دو بچوں کی شادی کے سلسلہ میں وہ رائے کر کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ آئے اور یہ ذمہ داری بڑی خوشی سے ادا کی۔ اس موقع پر سارے رشتہ داروں اور دوستوں سے ملاقات ہوگئی۔ ۴ مارچ ۱۹۷۸ء کو جبکہ اپنے کھیتوں میں گئے ہوئے تھے اچانک ہارٹ اٹیک ہوا اور اس کے بعد دو ایک دفعہ یہ تکلیف ہوئی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت سنبھل گئی۔ ۲۶ مارچ کو اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مل ملا کر واپس قادیان پہنچ گئے۔ ۲۸ مارچ ۳ بجے کے قریب منارۃ المسیح کے پاس پھر اچانک ہارٹ اٹیک ہوا اور فرش پر گر پڑے۔ اطلاع ملتے ہی علاوہ دیگر احباب کے حکیم بدرالدین صاحب عامل اور ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب پہنچ گئے اور انہیں چارپائی پر لٹا یا۔ مکرم ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب کو موٹر پر بلا کر دکھایا گیا انہوں نے کہا کہ حالت شدید خطرناک ہے۔ ہر ممکن کوشش کی گئی۔ ٹیکے لگائے مگر نبض گرتی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی موجودگی میں ہی ساڑھے چار بجے شام روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی جلد ہی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی نے احاطہ لنگر خانہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے اور بعد نماز مغرب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ (ناظر خدمتِ درویشان)

دانت نکلوائیے

پائیوریا۔ مسخورہ، مسوڑھوں سے خون، پیپ وغیرہ آنا — کیریز۔ دانتوں کا گھن، دانت سیاہ، بدرنگ بُھر بُھرے سوراخوں والے — دانت درد۔ نیز بچوں کے خراب اور ٹیڑھے دانت فوری اور مستقل طور پر ٹھیک ہو سکتے ہیں — رسالہ حفاظتِ دندان ۵ پیسے —

ربوہ میں ۴ دن مفت معائنہ و مشورہ — اتوار، سوموار، منگل، بدھ

کلینک :- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

موجد :- کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

انچارج :- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

ہیڈ آفس :- دارالصدر شمالی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

۴۲ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی سالانہ تربیتی کلاس اب اپریل کی بجائے انشاء اللہ ۱۲ مئی تا ۲۶ مئی ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اس کلاس میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین مجالس اور صدران جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنی مجلس کے نمائندہ کے نام سے فوری طور پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع فرماویں۔ (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

عزیزم چوہدری مسرور احمد باجوہ ایڈووکیٹ (حال جرمنی) ولد مکرم چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ انسپکٹر (چیکنگ) ریلوے کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہدہ محمود بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ورکس منیجر ماڈرن موٹرز لاہور بعوض حق مہر مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کو مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

عزیزم مسرور احمد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب (بھائی) مرحوم چک ۱۲۲ کھوہ والی ضلع فیصل آباد کا پوتا اور عزیزہ شاہدہ محمود محترم ڈاکٹر غلام قادر صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کی پوتی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری محمود احمد کاہلوں آف چھور ۱۱۷ سابق پرنسپل بشیر ہائی سکول کمپالہ یوگنڈا حال پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)

اندرون موچی گیٹ لاہور ٭ بسطامی روڈ مسلم کالونی سمن آباد

اور اب

تیسری شاخ کا افتتاح

ماڈل انسٹی ٹیوٹ بٹ منشن فیروز پور روڈ ۴ اچھرہ موڑ لاہور کے تعاون سے ۱۰ اپریل کو ۵ بجے تا ۷ بجے کنسٹرکشن فورمین کی کلاس کا افتتاح ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ شٹرنگ، کارپینٹر، پائپ فٹر، راج، بلڈنگ پینٹر کا بھی داخلہ جاری ہے۔

احمدی احباب کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر بٹ مینشن تیسری منزل فیروز پور روڈ۔ اچھرہ لاہور

فون نمبر ۴۱۱۱۹۵

جامعہ احمدیہ ۱۵ اپریل کو کھلے گا

بہار کی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ العزیز ۱۵ اپریل ۱۹۷۸ء کو جامعہ احمدیہ باقاعدہ لگ جائے گا۔ حاضری ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر اور ۷ بجے تدریس شروع ہوگی۔ اساتذہ کرام اور طلباء وقت پر جامعہ پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حضرت مولوی محمد الدین صاحب کی علالت

حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ گذشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴